

ہمارے ہاں عام طور پر یا خان، یا منان پکار کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے جبکہ کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ خان کا نام اساتے حسنیٰ سے نہیں ہے، قرآن مجید و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت درکار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عربی زبان میں لفظ خان و طرح سے استعمال ہوتا ہے ایک تخیف کے ساتھ یعنی شہ کے بغیر بطور مصدر مستعمل ہے جس کا معنی رحمت و شفقت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [1] نے بھی کو اپنی طرف سے رحمت و شفقت اور پاکیزگی عطا کی فرمائی ہے۔

آیت کریمہ میں خان اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر واقع ہوا ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت میں "اپنی رحمت سے شفقت فرمائے گا۔" [2]

لفظ خان شہ کے ساتھ بطور نام استعمال ہوتا ہے، اس کا معنی شفقت کرنے والا ہے، کچھ اہل علم نے اس لفظ کو اساتے حسنیٰ میں شمار کیا ہے جبکہ محققین اہل علم کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ناک توختی ہیں یعنی جو نام اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک حلقہ میں تھا جبکہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے تشبہ کے دوران میں یہ دعا پڑھی: ﴿اللهم انی اسئلك بان تک الحمد لاله الا انت الخان﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سن کر فرمایا کہ اس کی دماغ اور قبول ہوگی۔ [4]

میں لفظ خان بطور اسم حسنیٰ استعمال ہوا ہے اور یہ روایت مسند امام احمد کے دیگر مقامات کے علاوہ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں بھی ہے لیکن کسی مقام میں یہ لفظ نہیں آیا، اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ اس لفظ کے متعلق توقت اختیار کیا جائے، اگر استعمال کرنا ہو تو یاداً خان کہہ دیا جائے۔ (واللہ اعلم)

[1] مریم: ۱۳۔

[2] مسند احمد ص ۳۔

[3] فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۵۵۔ ۱۰۔

[4] مسند امام احمد ص ۵۸۔ ۳۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

- صفحہ 4: 452

محدث فتویٰ